حضرت مولانا احمد عبدالحلیم کانپوری۔ کراچی

جشن غدیر کی حقیقت

کچھ عرصہ قبل کراچی واطراف وجوانب میں بڑی آب وتاب سے یہ جشن منایا گیا۔ میں اس کی حقیقت معیار عقل ونقل کے مطابق بتانا چاہتا ہوں۔ لکھنؤ میں اسے عید غدیر کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اور اس کی خوشی میں محرمات ومنکرات حلال ہوجاتی تھیں اور انتہا یہ ہے کہ ہر ابدی محرم خاتون بھی خواہ وہ کسی رشتہ کی ہو حلال ہوجاتی تھی یعنی ماں بہن بیٹی تک حلال ہوجاتی تھی، بقول غالب — ؏ کیجئے جو گناہ ثواب ہے آج —— فرقہ اثنا عشریہ کے مجتہدین اور کتابیں دعویٰ کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے مدینہ منوّرہ واپس تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں آپ نے غدیر خم نامی مقام پر قیام فرمایا۔ اس وقت آپ نے سب سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت کرائی اور مزید احتیاط وتاکید کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم سے دو دو بار بیعت کرائی اور ارشاد فرمایا کہ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" یعنی میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ یہ واقعہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کا ہے۔ بوجوہ ذیل یہ واقعہ کبھی واقع نہیں ہوا اور اس کے محض فرضی اور عبداللہ بن سبا کے ایک کامیاب حملہ سے زیادہ کچھ بھی نہیں

(۱) خطبہ منیٰ میں جہاں اس وقت کے بلاد اسلامیہ کے سب مومنین موجود تھے وہاں آپ نے اتنا اہم اعلان کیوں نہ کیا۔ اور وہاں کیا جہاں صرف مدینہ کے مسلمان تھے۔ (۲) مکہ ومدینہ کے درمیان آج تک کوئی منزل غدیر خم کے نام کی نہیں اور اگر کہیں راستہ سے علیحدہ دور دراز اس نام کا کوئی مقام ہے تو وہاں جاکر ایسے اہم اعلان میں کیا حکمت ومصلحت ہے۔ (۳) اگر کوئی کہے کہ ملیر سے حیدرآباد جاتے ہیں راستہ میں ماڑی پور میں میں نے یہ واقعہ دیکھا تھا تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا۔ اور اس کی شہادت رد کر دی جائے گی۔ کیونکہ ماڑی پور اس راستہ میں نہیں ہے۔ اسی طرح جب مکہ ومدینہ کے راستہ میں غدیر خم نام کا آج تک کوئی مقام نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ قصہ ایسے جاہل کا گھڑا ہوا ہے۔ جو جغرافیہ سے بھی بالکل ناواقف

ہے ۔ (۴) جب اس مجمع میں تقریباً سوا لاکھ اہل مدینہ شامل تھے تو انہوں نے صدیق اکبر کی خلافت پر بجائے اعتراض کرنے کے متفقہ طور پر ان کی خلافت کو کیوں قبول کر لیا۔ آدمی دنیا میں جو عمل کرتا ہے اگر وہ پاگل نہیں ہے تو اس کے پیش نظر دو مقاصد میں سے صرف ایک پیش نظر ہوتا ہے ۔ یا تو فائدہ دنیا یا ثواب آخرت ۔ اگر ان لوگوں نے ارشاد عالی کے برخلاف حضرت صدیقؓ کو خلیفہ بنایا تو انہوں نے کیا فائدہ حاصل کیا صدیق اکبر تو اتنے مفلس تھے کہ گذر بسر مشکل سے کرتے تھے ایسی حالت میں ان کے پاس اتنی کثیر جماعت کو رشوت دینے کیلئے دولت کہاں سے آئی یا ان کے پاس اس وقت ایسا لشکر کہاں سے آیا کہ وہ بزور شمشیر اتنی بڑی جماعت کو بخوف جان ارشاد نبوی کی نافرمانی پر مجبور کر دیں اور جب بالبداہتہ ان میں سے ایک بات بھی نہیں تو اس فرضی واقعہ کا کذب و افترا اتنا واضح ہو گیا کہ اب اس میں صرف وہی تردد کر سکتا ہے جو عقل و شعور اور ہوش و حواس سے بالکل محروم ہو۔ (۵) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت پر انہیں نامزد فرما دیا تھا تو وہ کیوں خاموش رہے۔ اور انہوں نے یہ حدیث اور واقعہ بیعت مسلمانوں کو کیوں نہ یاد دلایا۔ پھر اس حدیث کے متعلق تو اتنا گہرا سکوت اختیار فرمایا کہ کبھی بوقت ضرورت بھی اسے زبان پر نہ لاتے ۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب وہ خلیفہ بن گئے اور حضرت معاویہؓ کی شدید مخالفت پر انہیں ان کی معزولی کا فرمان بھیجا تو حضرت معاویہ نے جواب دیا کہ امرأ و عاملین کو برطرف کرنے کا اختیار صرف خلیفۂ وقت کو ہوتا ہے ۔ اور آپ کو بجائے مہاجرین و انصار کے سب سے پہلے قاتلان عثمان باغیوں نے خلیفہ بنایا ہے ۔ جس کا انہیں حق نہ تھا اور یہ حق صرف مہاجرین و انصار کو تھا اس لئے آپ خلیفہ ہی نہیں تو آپ کو میرے یا کسی اور عہدہ دار کے برطرف کرنے کا اختیار بھی نہیں تو حضرت علیؓ نے اس وقت حضرت معاویہ کے مقابلہ میں حدیث بالا اگر تھی تو کیوں نہ پیش کی اور کیوں نہ یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھے مولا یعنی خلیفہ نامزد فرمانے کے بعد مہاجرین و انصار کو اب انتخاب خلیفہ کا حق نہیں رہا۔ (۶) بالفرض یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے خلافت کا ثبوت نہیں ہوتا کیونکہ یہ لفظ عربی میں تقریباً نو معانی میں آتا ہے مگر یہ خلیفہ کے معنی میں نہیں آتا یہ آقا کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ اور غلام کے معنی میں بھی اور محبوب کے معنی میں بھی ۔ تو اب اس کے قریب الفہم یہ معنی ہوں گے کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں ۔ یہ متضاد معنی میں بھی آتا ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کیلئے بمعنی مالک و کارساز آتا ہے ۔ اور بندوں کے لئے بمعنی غلام و محتاج ۔ اور جب یہ لفظ مضطرب المعنی ہے ۔ تو حسب اصول اس سے کسی امر پر قطعی استدلال نہیں کیا جا سکتا ۔ جب تک قرینۂ مقام سے رہنمائی نہ ہو ۔ (۷) حجۃ الوداع میں منیٰ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے آپ نے منیٰ و مکہ کے درمیان وادی محصّب میں مختصر سا قیام فرمایا اور فرمایا کہ

یہ وہ مقام ہے۔ جہاں مشرکین مکہ نے ہمارے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا اور اس کے لئے سب مشرکین کی پابندی کے عہد کیلئے ایک دستاویز تیار کر کے خانۂ کعبہ کی دیوار پر لٹکا دی تھی جس کی وجہ سے آپ کو مکہ کی سکونت ترک کر کے شعب ابی طالب میں ہجرت کرنا پڑی۔ چند سال بعد آپ نے یہ فرمایا کہ اس دستاویز کے سارے کلمات بجز لفظ اللہ کے دیمک چاٹ گئی ہے۔ ابو طالب کو اس غیبی خبر پر تعجب ہوا مگر انہوں نے اہل مکہ کو اسکی خبر بھجوا دی۔ اہل مکہ نے اس کے بعد وہ دستاویز اتار کے دیکھا تو واقعی یہ خبر صحیح نکلی جس سے وہ اپنی بائیکاٹ سے باز آگئے اور آپ پھر مکہ واپس تشریف لے آئے اسی لئے ہمارے فقہا نے لکھا ہے کہ حجاج کیلئے بھی اس وادی میں مختصر قیام مستحب ہے۔ پھر جب غدیر خم میں حضرت علی کی خلافت جیسی نعمت عظمیٰ کا ظہور ہوا تو پھر اثنا عشری حاجی بطور تشکر اس وادی میں قیام واجب نہ سہی تو کم از کم مستحب ضرور ہوتا۔ مگر ان کی کتب فقہ اس کے متعلق اپنے سکوت سے اس کی تردید کر رہی ہیں۔

(۸) ایک مرتبہ ایک مدعی حب اہل بیت حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انکے لئے مبالغہ آمیز فضائل متعلق بیان کرنے لگا تو آپ نے اُسے روک کر فرمایا کہ ہمارے لئے صرف وہی کہو جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے بیان کیا ہے۔ اس پر اس نے یہ کہا کہ کیا آپ کے دادا حضرت علی کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" یعنی جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ اس کا حضرت حسن نے یہ جواب دیا کہ اگر ایسا ہوتا۔ اور حضرت علی اسکی تعمیل نہ کرتے تو وہ سب سے سخت مجرم و خطا دار ہوتے۔ البتہ مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل خیر کا اجر دو چند دیگا۔ اور عمل بد کا دو چند عذاب۔ (مگر قرآن مجید نے یہ فضیلت صرف ازواج مطہرات کی بیان کی ہے۔) دیکھئے کس خوبی سے انہوں نے اس روایت کو موضوع قرار دیا۔

(۹) میں نے پاکستان آنے سے پہلے متعدد رسائل اور بیسیوں مضامین خلاف اثنا عشری لکھے لیکن مجھے کسی اثنا عشری رسالہ یا اخبار نے بجز اس کے کوئی جواب نہ دیا کہ یہ کافر ہے۔ منافق ہے، ملعون ہے۔ مرتد ہے۔ خبیث ہے۔ میں نے اس کے جواب میں یہی کہا کہ قسام ازل نے جو فضائل آپ کے لئے مقدر کئے تھے یہ آپ کا کمال ایثار ہے کہ آپ مجھے بھی اس میں شریک کر رہے ہیں۔ اس لئے بکمال تشکر عطائے تو بہ لقائے تو۔

(۱۰) قرآن مجید میں مہاجرین و انصار کے فضائل بیان کرنے کے بعد ہمیں اس دعا کی تعلیم فرمائی ہے۔ "ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا" یعنی اے اللہ ہمارے دلوں میں ان مومنین کا کینہ نہ پیدا ہونے دینا۔ اس میں صاف اشارہ ہے کہ اس امت میں ایک ایسی بدنصیب جماعت ہی پیدا ہو گی جو ہمارے محبوبین و

مقربین سے عداوت رکھے گی۔ مگر اس سے بچنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم ہی سے ہوگا۔ کیونکہ اس نجاست پر حبِّ اہل بیت کا ورق طلا لپیٹا جائے گا۔ جس سے لوگ دھوکہ کھائیں گے۔ اور اسی آیت سے یہ حدیث بھی مستنبط ہے۔ "اذا سبت اصحابی فلیظہر العلماء علمہم اوکما قال۔" یعنی جب میرے اصحاب کو گالیاں دی جائیں تو علماء پر واجب ہے کہ وہ اس کے رد میں اپنا علم ظاہر کریں۔ گو ہر شخص اپنے اعمالِ بد کا خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ کیونکہ یہ قانونِ الٰہی اور عدل ہے کہ "لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ۔" کہ ایک کے گناہ کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھائے گا۔ اس لئے ہمیں کیا پڑی ہے کہ ہم کسی بدیہی و صریح گمراہی پر بھی دارو گیر کریں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہمیں حکم دیتا ہے کہ میرے صدیق و فاروق و ذوالنورین جیسے مقدس ومکرم اصحاب پر بہتان باندھے جائیں تو علماء پر اس کی مدافعت فرض ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اسی کی تعمیل میں میں نے یہ مضمون لکھا ہے۔ کیونکہ اس جھوٹے واقعۂ غدیر اور موضوع حدیث سے خلفائے راشدین پر حرف آتا ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم واللہ المستعان۔

■■

خوبصورت اور دیدہ زیب ملبوسات کیلئے
ہمیشہ یاد رکھیئے
ایف پی ٹیکسٹائل ملز لیمیٹڈ جہانگیرہ روڈ
فون ۱۰۱ ، ۱۲۶ (نوشہرہ) تار: FPTEX اللہ بخش کالونی

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے
ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے
پستول مارکہ آٹا استعمال کرکے ہماری حوصلہ افزائی کی۔
نوشہرہ فلور ملز۔ جی ٹی روڈ۔ نوشہرہ۔ فون نمبر ۱۲۶

پی سی ٹی
مارکہ
پرزہ جات سائیکل
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد لاہور۔ (فون ۶۵۳۰۹)